

نظم

مسجدیں اللہ کے گھر ہیں اور جنت کی زمیں
 پڑھ کے قرآن، کر رکھ دے سجدہ میں جبیں
 دعوت و تعلیم کے اور ذکر کے حلقے بھی ہوں
 رب کے ہیں محتاج سب مخلوق سے ہوتا نہیں
 ذکرِ لا اِلهَ اِلَّا اللہ رہے وردِ زباں
 پیرِ جی کے ذکر کے حلقے بھی پُر انوار ہیں
 دین کا خادم ہے، ہر خادم ہے جو احرار کا
 دعوت و تبلیغ اور احرار باہم ! ہم مزاج
 خانقاہِ رائے پور کے رازداں ہیں پیرِ جی ☆
 اولیاء اللہ، فقیہ و سر زمینِ مولتاں
 دنیا بھر کی مسجدیں اب رات دن آباد ہوں
 بن کے تائب خود بھی آ مسجد میں اوروں کو بھی لا
 (☆ ابن امیر شریعت حضرت پیرِ جی سید عطاء المہین بخاری، خلیفہ جاز حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہ)

سید کاشف گیلانی

ظالم کے آگے سر کو جھکاتے نہیں جری

آساں اگر یہ مرحلہ ہوتا قبول کا
 ظالم کے آگے سر کو جھکاتے نہیں جری
 دنیا کو جس کے گھر سے ملی علم کی ضیاء
 خونِ علی نے حق کو بہارِ دوام دی
 طاقت سے اختیار پہ قبضہ بجا نہیں
 واللہ آسمان سے آجاتا ہے عذاب
 بے خوف ہو کے ہم نے غلط کو غلط کہا
 جاں کر بلا میں دیتا نہ بیٹا بتول کا
 کیسے یہ جرم کرتا نواسہ رسول کا
 اپناتا کس طرح وہ طریقہ جہول کا
 دیکھو کمال گلشن احمد کے پھول کا
 کوئی اصول چاہیے اس کے حصول کا
 ہرگز دکھاؤ دل نہ کسی بھی ملول کا
 کاشف نہ چھوڑ ہاتھ سے دامن اصول کا